تحریر: ارس المصری

انگریزی سے ترجمہ: ادارہ

قاہرہ کے قدیم چرچ

اہل مصر کے قومی کردار میں روحانیت سے لگاؤ ہمیشہ بہت نمایاں رہا ہے، بلکہ ایسا لگتا ہے کہ روحانیت اُن کے کردار کا بڑی حد تک لازمی حصہ ہے۔ اُن کے اسی رجحان کا نتیجہ ہے کہ عبادت گاہوں کی بہتات ہے جو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جگہ جگہ موجود ہیں۔ یہ عبادت گاہیں غایت درجے کی مہارتِ فن سے تعمیر کی گئی ہیں، اور ایسی مہارت صرف مذہبی جذبے ہی سے ظہور میں آسکتی ہے۔ فراعنہ کے معبد، قبطیوں کے چرچ اور مسلمانوں کی مساجد، اگرچہ زمانوں اور مذہبوں کے اختلاف کے سبب اپنے تصور اور طرزِ تعمیر میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، مگر یہ سب زندگی بخش پاکیزگی کی مظہر اور عقیدت کے لیے سامان راحت ہیں۔

جب مرقس اسکندریہ آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ لوگوں کے دل پہلے سے اُس پیغام کے لیے تیار تھے، جو وہ ان کے لیے لے کر آئے تھے، اور یہ سب کچھ اس روحانی لگاؤ کے باعث تھا جو اُن کے مذہبی ورثے میں موجود چلا آ رہا تھا۔ وادی نیل کے باسیوں نے مسیحیت کے پیغام پر لبیک کہا، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روح جذب کر لی۔ واضح رہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی عقل ودانش کے امین حضرت موسیٰ تھے (اور حضرت موسیٰ ہر لحاظ سے مصر کے پروردہ تھے)، اور جن کے ماضی کی صدائے بازگشت اخناتون کی توحید میں موجود ہے۔ بیسویں صدی کے ایک عظیم مصری شاعر احمد شوقی نے یسوع مسیح کے ''اعلان'' کے بارے میں لکھا ہے:

تھیبس کے اہل دانش نے لوگوں کو استقبال کرنے پر آمادہ کر دیا، وہ اُس سچائی کو

جان گئے جو اُنہیں پہنچائی گئی، کیوں کہ اہلِ نظر بات فوراً سمجھ لیتے ہیں۔ اور دیکھو! معبد چرچ میں بدل گیا، اور چرچ خود ایک کامل جلال و جبروت تھا۔

اس طرح اہلِ مصر مسیحیت قبول کرنے والوں کے ہراول دستے میں تھے، اور جو چرچ اُنہوں نے تعمیر کیے، وہ دنیائے مسیحیت کے ابتدائی چرچوں میں سے تھے۔

ان چرچوں میں سے بعض آج بھی قاہرہ کی حدود میں ہیں، زیادہ تر چوتھی اور پانچویں صدی کی یادگار ہیں۔ ان چرچوں کی تاریخِ تعمیر ماہ و سال کی پوری صحت کے ساتھ متعین کرنا آسان نہیں، کیونکہ ابتدائی دور کے قبطیوں نے شعوری طور پر نام یا تاریخ لکھنے سے اجتناب کیا تھا۔ فنونِ لطیفہ کے جملہ شاہکار ـــــ چرچ، شبیہیں، دیواری تصویریں اور منقش پردے۔ جو عقیدت میں گندھے ہوئے ہیں، کسی بنانے والے کے نام کے حامل نہیں۔ اپنا نام لکھنے کے بجائے ابتدائی عہد کا قبطی فنکار محض یہ لکھ دینے پر اکتفا کرتا تھا: ''اے خداوند خدا! جنہوں نے تیرے لیے تگ و دو کی، اُنہیں اپنی بادشاہت میں یاد رکھ۔'' یہ روایت اس جذبے کی مرہونِ منت تھی کہ خداوند کے لیے اٹھائی گئی مشقت کے ساتھ نام و نمود کا اظہار نہ ہونا چاہیے، اور جو کچھ خداوند کی حمد و تقدیس کے لیے بنایا گیا، وہ زمانے کی قید سے ماورا ہو گیا۔

زیرِ نظر مختصر مقالے میں یہ ممکن نہیں کہ قاہرہ کے تمام قدیم چرچوں کا جائزہ لیا جائے اور میں ان میں سے صرف مشہور ترین چرچوں کے ذکر پر ہی اکتفاء کروں گا۔ زائرین کے لیے کم از کم چھ مقامات کی زیارت ضروری ہے:

۱- بابلیون کے رومی قلعے کے اندر چند چرچ

۲- چند چرچ جو رومی قلعے سے باہر ہیں، مگر مصر کے ابتدائی عرب دارالحکومت ''الفسطاط'' کی حدود میں ہیں۔

۳- فم الخلیج کا چرچ

۴-حارۃ الزویلہ کے چرچ

۵-حارۃ الروم کے دو چرچ

۶-معادی کے مقام پر نیل کے کنارے ایک چرچ

قلعہ بابلیون کے چرچوں میں سے جو دو سب سے زیادہ معروف ہیں، ان میں سے ایک ''سرجیس اور باکس کا چرچ'' ہے (ابوسرگہ کے نام سے زیادہ معروف ہے) اور دوسرا مریم عذرا کا چرچ'' ہے جسے ''المعلقہ'' بھی کہتے ہیں۔

ابوسرگہ ان پاک مقامات میں سے ایک پر واقع ہے جہاں یوسف نجار، حضرت مریم اور کم سن یسوع نے اپنے سفرِ مصر کے دوران میں قیام کیا تھا، جب وہ ہیرودیس کے قہر وغضب سے بچ کر یہاں آئے تھے۔ موجودہ قربان گاہ اس زمین دوز عبادت گاہ کے بالکل اوپر واقع ہے جہاں اُنہوں نے پناہ لی تھی۔ چرچ سڑک کی سطح سے دس قدم نیچے ہے، لیکن یہ بہت کشادہ ہے اور اونچا بھی۔ مغربی دیوار کے بڑے دروازے سے داخل ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ چرچ کی شکل مربع کم، اور مستطیل زیادہ ہے۔ دائیں ہاتھ، جنوبی دیوار پر شبیہوں کا ایک سلسلہ ہے جس میں بشارت سے پنتکست تک حضرت یسوع مسیح کی زندگی دکھائی گئی ہے۔ بڑے دروازے کی بائیں جانب لکڑی کا ایک مربع نما تختہ ہے جس سے بپتسمے کا حوض ڈھانپ دیا گیا ہے، جو اب استعمال میں نہیں۔ گہری نظر سے ستونوں کا جائزہ لینے پر قدیم ڈیزائنوں کی باقیات دیکھی جا سکتی ہیں۔ یہ ڈیزائن کبھی ستونوں کی زینت تھے۔ یہ باقیات بزرگوں اور فرشتوں کی شبیہوں کے مدھم آثار ہیں۔ سرخ گرینیٹ کے ایک ستون کے سوا باقی تمام ستون ایک جیسے ہیں۔ اس ایک ستون پر کوئی آرائش بھی نہیں۔ قبطی چرچوں میں ستون قدیم رسولوں کے مظہر ہیں، اور کوئی قدیم چرچ ایسا نہیں جس میں ایک سادہ، سیاہی مائل اور زیب وزینت سے معرا ستون نہ ہو جو یہوداہ اسکریوتی کا مظہر ہے۔ یہوداہ اسکریوتی کا گناہ، آبائے چرچ کے نزدیک، زیادہ اس امر میں نہیں کہ اُس نے اپنے

آقا سے بے وفائی کی تھی، بلکہ اس رویے میں ہے کہ وہ یسوع کے رحم سے مایوس ہو گیا تھا، اور بوقتِ ندامت اس نے معافی کا خواستگار ہونے کے بجائے گلے میں پھندا ڈال کر اپنی جان ضائع کر دی تھی۔

عبادت گاہ (ہیکل) اور باقی ماندہ چرچ کو جس پردے سے جدا کیا گیا ہے، لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ اس پردے پر ہاتھی دانت اور آبنوس سے صلیبیں اور ہندسی اشکال بنائی گئی ہیں۔ پردے کے دروازے کے دائیں اور بائیں نچلے پینل پر لکڑی میں کھدی ہوئی شبیہیں ہیں۔ دائیں ہاتھ سینٹ ڈیمریس، سینٹ جارج اور سینٹ مرکیورس (دو تلواروں والے) کی تصویریں ہیں، وہ سب گھوڑوں پر سوار ہیں۔ بائیں ہاتھ حیرت انگیز لطافت کے حامل دو شاہکار ہیں۔ ایک میں ''ولادتِ مسیح'' اور دوسرے میں ''آخری کھانے'' کا منظر دکھایا گیا ہے۔ ان دونوں شاہکار شبیہوں کی اونچائی محض ساڑھے دس سنٹی میٹر اور چوڑائی ساڑھے چھ سنٹی میٹر ہے، دونوں میں فنکار کی مہارت اور چابک دستی پیش کردہ تفصیلات سے عیاں ہے۔ تمام شبیہیں کندہ شدہ لکڑی کے فریموں میں ہیں۔ عبادت گاہ یعنی ہیکل چرچ کی باقی عمارت سے پانچ قدم بلندی پر ہے۔ اور اس کے جنوب میں کمرے کی دیوار پر وہ مشہور شبیہہ ہے جس میں پاک خاندان کی مصر میں آمد دکھائی گئی ہے۔ اس شاہکار کے بالمقابل ایک نیچا سا دروازہ ہے جس سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں زمین دوز عبادت گاہ تک جاتی ہیں، جہاں پاک خاندان کا قیام تھا۔ زمین دوز عبادت گاہ ہر سال ستمبر سے نومبر تک دریائے نیل کی طغیانی کے دنوں میں پانی سے بھر جاتی تھی، مگر اب (۱۹۶۸ء) دریائے نیل پر بند بن جانے سے یہ صورتِ حال نہیں رہی اور لوگ پورا سال زمین دوز عبادت گاہ میں آ جا سکتے ہیں۔ چرچ میں سال میں دو بار پاک شراکت کا اہتمام کیا جاتا ہے، ایک اُس دن کی یاد میں جب ''پاک خاندان'' مصر پہنچا تھا، اور دوسری بار مقدسہ مریم کی رحلت کی یاد میں۔ یہاں بپتسمے کا حوض ہے جو آج بھی استعمال میں ہے، مگر سب سے زیادہ پُر جلال وہ طاق ہے جہاں یسوع کو

بعہدِ طفلی سوتا دکھایا گیا ہے۔

''المعلقہ'' ابوسرگہ کے جنوب میں قبطی عجائب گھر سے ورے ہے۔ یہ چرچ پہلے سے موجود دو چرچوں کے درمیان قدیم رومی قلعے کی فصیل کی ایک برجی کے اوپر بنایا گیا تھا، اس حوالے سے اس نے ''المعلّقہ'' یعنی لٹکتے ہوئے چرچ کے نام سے شہرت پائی۔ چرچ میں داخل ہونے کے لیے دو منزلیں اوپر جا کر ۲۴ سیڑھیاں چڑھنا پڑتی ہیں۔ چرچ میں داخل ہونے پر دائیں ہاتھ تین اکٹھی شبیہیں نظر آتی ہیں: درمیان میں نسبتاً بڑی شبیہ میں سینٹ جارج دکھائے گئے ہیں۔ اس شبیہ کے دائیں اور بائیں دو چھوٹی شبیہیں ہیں۔ دائیں ہاتھ کی شبیہ میں ''سینٹ دمیانا'' اور ''چالیس کنواریوں'' کو دکھایا گیا ہے جو زندگی اور شہادت میں اُن کے ہمراہ تھیں۔ بائیں ہاتھ کی شبیہ سینٹ باربرا کی ہے۔ یہ سب معاصر شہنشاہ کے دس سالہ ظالمانہ دور کا نشانہ بن گئے تھے۔ ایک کیتھولک مصنف کے اندازے کے مطابق نسل کشی کے اس تعذیبی دور میں آٹھ لاکھ مسیحیوں نے مرتبۂ شہادت حاصل کیا تھا۔ دائیں ہاتھ جنوبی دیوار پر شبیہوں کا ایک سلسلہ ہے۔ اس سلسلے کی پہلی شبیہ میں حضرت مریم یسوع کو گود میں لیے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے یوحنا بپتسمہ دینے والے، گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے ہیں اور سر جھکائے یسوع کے ایک پیر کو عقیدت و محبت سے چوم رہے ہیں۔ (اس شبیہ کے بارے میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ آپ جس طرف بھی مڑیں، حضرت مریم کی آنکھیں آپ کو دیکھتی محسوس ہوتی ہیں۔) سلسلے کی آخری شبیہ مرقس کی ہے جو دائیں ہاتھ میں بائبل اٹھائے کھڑے ہیں۔ یہ آخری شبیہ لکڑی کی ایک فریم میں ہے اور فریم پر ہندسی نقش و نگار کھدے ہوئے ہیں۔ فریم تیرہویں صدی کا اضافہ ہے، اصل شبیہ نویں صدی کی تخلیق ہے۔ مرقس کی شبیہ کے ساتھ والا دروازہ لکڑی کا ہے جس پر ہاتھی دانت کی نیم شفاف صلیبوں کے پیچیدہ ڈیزائن کھدے ہوئے ہیں۔ یہ دروازہ چرچ کے سب سے قدیم حصے (قربان گاہ اور عبادت گاہ) میں کھلتا ہے جس کی دیواروں پر اب بھی شبیہوں کی باقیات ہیں جو کبھی ان کی خوبصورتی کا باعث

تھیں۔اس عبادت گاہ کے جنوب میں بالکل اس کی سیدھ میں بپتسمے کا حوض ہے(قبطی روایت کے مطابق دونوں چرچ کے مشرقی کنارے میں ہیں)۔حوض کے سامنے والی دیوار میں چھوٹی سی کھڑکی ہے جس سے نیچے، باہر ایک خندق دکھائی دیتی ہے جو بظاہر قلعے کی حفاظت کے لیے بنائی گئی تھی، مگر اصلاً یہ قلعے کی بندرگاہ تھی جہاں قلعے کا سامان اور اسلحہ لانے والے جہاز لنگر انداز ہوتے تھے۔رنگین شیشوں والی دوسری دو کھڑکیوں سے آنے والی دھیمی روشنی سے چرچ کے یہ حصے روشن ہوتے ہیں۔اگر اب ہم چرچ کے بڑے حصے کی جانب متوجہ ہوں اور مشرقی کونے پر قربان گاہ کی طرف ہمارا منہ ہو،تو محسوس ہوتا ہے کہ پردہ تین عبادت گاہوں کو جدا جدا کر رہا ہے۔یہ پردہ لکڑی کا ہے جس پر آبنوس اور ہاتھی دانت سے ایک نقش بنا ہوا ہے،لیکن اکثر دوسرے چرچوں میں موجود نقوش سے یہ نقش مختلف ہے، یہاں صلیب کے نشانات ہاتھی دانت کی محض پٹیاں نہیں جن کے اردگرد آبنوس کے چوکھٹے ہوں، بلکہ یہ مچھلیوں اور پودوں کی شکل میں ہاتھی دانت کی نہایت پیچیدہ کندہ کاری ہے جس کے باہر آبنوس لگائی گئی ہے۔چھت سے، پردے کے ساتھ،شتر مرغ کے انڈوں کی ایک قطار لٹک رہی ہے۔قدیم زمانے میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ شتر مرغ اپنے انڈوں سے بچے نکالنے کے لیے انڈوں کو ارتکازِ نظر کے ساتھ دیکھتا رہتا تھا، اِس پس منظر میں شتر مرغ کے انڈے کو ارتکاز توجہ کی علامت بنالیا گیا۔

انڈوں کی قطاریں قربان گاہوں کے پردوں پر لٹکا دی جاتی تھیں تاکہ حاضرین کو دعا میں ارتکازِ توجہ کی ضرورت کا احساس رہے۔رحل کے دونوں طرف سنگِ جراحت کا ایک ایک ستون ہے، جن کے اوپر بیضوی شکل کے خانوں میں رکھے ہوئے چراغوں سے بوقت دعا/عبادت نیم شفاف پتھر سے رحل روشن ہو جاتی ہے۔جب دعا/عبادت کا وقت نہیں ہوتا تو یہ چراغ پیتل کے ایک پترے سے ڈھکے رہتے ہیں،جس پر زبور کی وہ دعا لکھی ہوئی ہے جو''خداوند میری روشنی ہے اور میری نجات---'' کے الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔منبر جو تیرہ ستونوں پر بنایا گیا ہے، چرچ

کے تقریباً وسط میں ہے، ان ستونوں میں سے ایک جو یہوداہ اسکریوتی کی علامت ہے، سیاہ سنگ مرمر کا ہے، اور معمول کے مطابق سادہ ہے۔ یہ منبر آج کل سال میں صرف ایک بار ''کھجوروں کے اتوار'' کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جب اسکندریہ کے ٦٦ ویں پوپ ابّا کرسٹوڈولس نے پاپائی مرکز اسکندریہ سے قاہرہ منتقل کرنے کا فیصلہ کیا تو اُنہوں نے ''المعلّقہ'' کو اپنی رہائش گاہ کے طور پر منتخب کیا۔ اُن کے جانشین انیسویں صدی کے نصف اوّل تک ''المعلّقہ'' یا ابوسفین کے چرچ میں قیام پذیر رہے، آخر الامر پاپائی مرکز قاہرہ کے علاقہ ازبکیہ میں مرقس کیتھڈرل میں قائم کیا گیا۔ یہ کیتھڈرل قاہرہ کے بڑے اسٹیشن کے قریب ہے۔ بابلیون کے قلعے سے باہر، مگر الفسطاط کی حدود میں چرچ کا ایک مجموعہ ابوسفین کہلاتا ہے۔ اصلاً اس نام کے ایک مسیحی ولی کے نام پر وہاں ایک چرچ ہے۔ چرچ انفرادی طور پر، اور چرچوں کے مجموعے کو اجتماعی طور پر بھی ابوسفین کہہ دیا جاتا ہے۔

ابوسفین کا چرچ دوسرے تمام قدیم چرچوں سے مختلف ہے، بہت بڑا ہونے کے باوجود اس میں کوئی ستون نہیں۔ اس کی دوسری حیرت انگیز خصوصیات میں سے ایک عرض کی نسبت سے اس کی اندرونی تقسیم ہے۔ چرچ کا مرکزی حصہ تین ٹکڑوں میں منقسم ہے: عبادت گاہ کے قریب ترین پہلا ٹکڑا ڈیکنوں کے لیے مخصوص ہے، درمیانی ٹکڑا عبادت میں شامل افراد کے لیے، اور سب سے آخری حصہ جس میں مرکزی دروازے کھلتے ہیں، امیدواران مسیحیت کے لیے ہے۔ چرچ کے مرکزی حصے کے یہ تینوں ذیلی حصے پردوں کے ذریعے ایک دوسرے سے الگ کیے گئے ہیں۔ عبادت میں شامل افراد کے مخصوص حصے کو جو پردہ ڈیکنوں کے حصے سے الگ کرتا ہے، وہ سب سے زیادہ عمدہ ہے۔ یہ تین پینلوں میں منقسم ہے۔ درمیان میں محرابی دروازہ ہے جس کے دونوں طرف آٹھ فٹ اونچی اور چھ فٹ چوڑی شبیہیں ہیں۔ ان شبیہوں سے یسوع مسیح کے دکھوں کے اثرات اور اس تناظر میں پیدا ہونے والی سخت کوفت کا دلدوز منظر نمایاں ہے۔ جو شبیہ دائیں طرف ہے اس

میں یسوع مسیح کو سہ پہر کے پُر شکوہ چمکتے ہوئے سورج تلے صلیب پر لٹکتے دکھایا گیا ہے۔ بائیں طرف کی شبیہ میں ڈھلتے ہوئے دن کے دھندلکے میں اُنہیں صلیب سے اتارتے دکھایا گیا ہے۔ ان شبیہوں والے پورے پردوں پر ہاتھی دانت کی صلیبیں بنی ہوئی ہیں جن کے ابھار آبنوسی ہیں، مزید برآں جھالر کی طرح کی نفاست کے ساتھ مربع، مخمس اور مسدس کی ہندسی اشکال صلیبوں کے درمیان ادھر اُدھر بنی ہوئی ہیں۔

مزید برآں شبیہیں جن سے اس چرچ کی دیواریں سجی ہوئی ہیں، تعداد میں کسی بھی دوسرے چرچ کی شبیہوں سے زیادہ ہیں۔ ان میں سے بعض بڑی نادر ہیں۔ مثال کے طور پر مصر کے صوفی مریام کی شبیہ، جس نے دریائے اُردن کے کنارے ۴۷ برس صحرا میں گزار دیے تھے۔ اسی طرح مشہور طبیب سینٹ کلتا کی شبیہ ہے جو ہاتھ میں ایک چھڑی پکڑے دکھائے گئے ہیں۔ اس چھڑی سے وہ ایک صندوق کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، صندوق کا ڈھکنا کھلا ہوا ہے اور اس میں چھ خانے ہیں، اور ہر خانے میں ایک مختلف جڑی بوٹی ہے۔

ابوسفین میں متعدد چھوٹے گرجے شامل ہیں۔ بڑے دروازے کے ساتھ، شمالی دیوار میں ایک چھوٹا سا راستہ ہے جو قوسی چھت والے ایک مربع کمرے میں جا نکلتا ہے۔ کمرے کے وسط میں قربان گاہ ہے۔ یہ عبادت گاہ ایک زمانے میں ایک نہایت پرہیز گار شخص برصوم کی رہائش گاہ رہی ہے جس نے مملوک خاندان کی ملکہ شجرۃ الدر کے کاتب کا عہدہ چھوڑ کر عابدانہ زندگی اختیار کی تھی۔ اُنہوں نے اپنی دولت غرباء میں تقسیم کر دی تھی اور اس زیرزمین خلوت گاہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہاں ۱۸ برس بسر کرنے کے بعد قاہرہ کے جنوب میں چند میل کے فاصلے پر معسکر الحلوان گئے اور درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ اس جگہ آج اُن کے نام پر ایک چرچ موجود ہے۔ برصوم کی پہلی جائے رہائش پر آج بھی ہر سال وعظ ہوتا ہے جس میں بیمار لوگ جوق در جوق شریک ہوتے ہیں۔

چرچ کی بالائی منزل میں پانچ چھوٹے گرجے ہیں۔ شمال مشرقی کونے کے تین گرجے بالترتیب ابّا انٹونیس، ابّا نوب اور مقرب فرشتے مائیکل کے ناموں سے منسوب ہیں۔ چوتھا گرجا جنوب مشرق میں واقع ہے اور حضرت مریم کے نام سے منسوب ہے۔ پانچواں گرجا جو سب سے بڑا ہے، سینٹ جارج کے نام سے نسبت رکھتا ہے اور پورے جنوبی کونے پر پھیلا ہوا ہے۔ چرچ کی شمالی دیوار کا دروازہ دالان میں کھلتا ہے جس کے مشرقی جانب غلام گردش ہے، اور چار اس قدر چھوٹے چھوٹے گرجے ہیں کہ ایک ایک مختصر کمرے پر مشتمل ہیں۔ ان چھوٹے گرجوں میں سے پہلا حضرت جبرئیل سے منسوب ہے، دوسرے کا نام بپتسمہ دینے والے یوحنا کے نام پر رکھا گیا ہے۔ تیسرا رسول جیمس کے نام منسوب ہے، اور چوتھا نسبتاً ذرا بڑا گرجا سینٹ بکتور کے نام سے منسوب ہے۔ سینٹ بکتور عبادت گاہ کے بڑے دروازے کے اوپر شبیہ میں گھوڑے پر سوار دکھائے گئے ہیں۔

پورے یقین سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ابوسفین کب تعمیر ہوا تھا، مگر یہ بات ہم بالیقین جانتے ہیں کہ دسویں صدی کے نصف آخر میں فاطمی سلطنت کے بانی خلیفہ المعز کے احکام پر اس کی مرمت کی گئی تھی۔ خلیفہ کے بارے میں یہ بھی معلوم ہے کہ وہ ریاستی معاملات سے تھک کر آرام وسکون کے لیے اکثر یہاں جاتے تھے۔

فم الخلیج کے مقام پر چرچ ''ماری منا'' کے نام سے منسوب ہے۔ یہ ان بے شمار شہیدوں میں سے ایک ہیں جنھوں نے تیسری صدی کے آخر میں جام شہادت نوش کیا تھا۔ یہ چرچ قاہرہ کے دوسرے چرچوں کی نسبت قدرے چھوٹا ہے، مگر فنِ شبیہ سازی میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ سب سے زیادہ دلکشی کا سامان رکھتا ہے۔ اس کی نادر شبیہوں میں سے ایک وہ ہے جس میں حیرت انگیز شباہت کے دو مرد دکھائے گئے ہیں، اُن کے جسموں پر کچھ نہیں، اُن کے سفید بال اور لہراتی ہوئی ڈاڑھیاں ان کے ٹخنوں کو چھو رہی ہیں، دونوں کی آنکھوں میں دُور دوسری دنیا کی جھلک

ہے۔اُن کے بائیں ہاتھ میں صلیب ہے،اور دایاں ہاتھ دعائے برکت کے روایتی انداز میں اوپر اٹھا ہوا ہے۔ ہر ایک کے پیچھے ایک ایک کھجور کا درخت ہے، جس کی شاخیں پیلی پیلی کھجوروں سے لدی ہوئی ہیں۔ یہ دو مرد ابا برصوم اور ابونوفر ہیں۔ آخر الذکر غلط رو درویش تھے جو اُن افراد کے مربی و شفیع ہیں جنہیں سانپ اور بچھو کاٹ لیتے ہیں۔

ایک اور تخلیقی اور اہم شبیہ وہ ہے جس پر حسبِ ذیل عبارت درج ہے:

یوسف نجّار یسوع کو ہاتھ پکڑ کر لے جا رہے ہیں۔

شبیہ میں دکھایا گیا ہے کہ حضرت یسوع بارہ سال کے ہیں اور یوسف نجّار کا ہاتھ پکڑے ہوئے بے آب و گیاہ چٹان پر چل رہے ہیں جو سمندر میں دور تک چلی گئی ہے۔

ان کے علاوہ ایک اور نادر اور پرکشش شبیہ بپتسمہ دینے والے یوحنا کی ہے جو مریم عذرا کے نومولود یسوع کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ بے آب و گیاہ ماحول میں دونوں کو ایک چھتنار درخت کے نیچے دکھایا گیا ہے۔ یوحنا ایک گھٹنے کے بل جھکے ہوئے ہیں اور اُن کے بازو عقیدت واحترام کے انداز میں آگے کی جانب اوپر اٹھے ہوئے ہیں، اُن کی آنکھوں میں حیرت وجلال ہے، جب کہ یسوع (بہ عہد طفلی) اپنی ماں کے بازو پر ذرا آگے کی جانب جھکے ہوئے ہیں۔ یسوع کا دایاں ہاتھ برکت دینے کے انداز میں یوحنا کے سر کے اوپر اٹھا ہوا ہے۔ پورا شاہکار اپنی سادگی اور انسانی جذبات کے اظہار کے لحاظ سے متاثر کن ہے۔

حارۃ الزویلہ کے چاروں چرچوں اور حارۃ الروم کے دو چرچوں میں سب سے بڑا اور اہم ترین ''مقدّسہ مریم کا چرچ'' ہے۔ یہ سڑک کی موجودہ سطح سے چودہ فٹ نیچے ہے۔ بذاتِ خود یہ حقیقت اس کی قدامت پر دال ہے۔ عبادت گاہ کے دائیں جانب ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک عدیم النظیر شبیہ ہے جس میں مریم عذرا کا شجرہ دکھایا گیا ہے، اُن کے اجداد میں سے ہر ایک، قدآور درخت کی شاخ پر دائرے میں دکھایا گیا ہے۔ درمیان میں جہاں درخت کا تنا ڈالوں میں

تقسیم ہوتا ہے، ایک بیضوی فریم ہے اور اس میں خود حضرت مریم کی شبیہ ہے۔

عبادت گاہ کے پردے کے اوپر ایک طویل صلیب ہے، اس کے دونوں طرف ایک ایک شاہین ہے جو انسانی چہروں والے اژدھوں سے لڑ رہا ہے۔ ہر شاہین کی گردن کے ذرا اوپر ایک شبیہ ہے، ایک پر مقدّسہ مریم کی ہے اور دوسرے پر شاگرد یوحنا کی۔ شبیہ کا سارا تصور انجیل کے اس بیان سے لیا گیا ہے کہ جب یسوع کو صلیب دی گئی تو یہ دونوں صلیب کے نیچے تھے۔

اس مضمون کے آخر میں اب جس چرچ کا ذکر کیا جا رہا ہے، وہ بھی حضرت مریم کے نام سے منسوب ہے۔ یہ چرچ اس جگہ تعمیر کیا گیا ہے جہاں سے دریائے نیل کے راستے پاک خاندان نے بالائی مصر کے سفر کا آغاز کیا تھا۔ یہ چرچ قاہرہ کی نواحی بستی معادی میں دریا کے کنارے ہے۔ اس چرچ کی اہمیت اس کی طویل تاریخ کی بدولت ہے۔ کئی صدیوں تک اس کی حیثیت ایک خانقاہ کی تھی۔ اور اس دور کی متعدد عمارتیں چرچ کے صحن میں آج بھی موجود ہیں، اگرچہ آج ان عمارتوں میں عام لوگوں کی رہائش ہے، اور کچھ رہائش کے قابل ہی نہیں۔ ایک زمانے میں امہات کلیسا میں سے ایک اما سارہ خانقاہ کی سربراہ تھیں، اور ایک وقت یہ چرچ ''خچر والی خانقاہ'' کے ساتھ منسلک تھا۔ ''خچر والی خانقاہ'' کا عجیب نام اس لیے پڑ گیا تھا کہ خانقاہ کی اصل عمارتیں (جن کے آثار آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں) راستے سے پرے ایک پہاڑی پر تھیں اور راہب دریا سے پانی مشکیزوں میں خچروں پر لاد کر لے جاتے تھے۔

یہ قاہرہ کے قدیم چرچوں میں سے چند ایک ہیں جو بہت زیادہ مشہور ہیں۔ واضح رہے کہ قاہرہ زندگی سے بھرپور بڑھتا ہوا شہر ہے اور یہاں ہر لحظہ رواں زندگی کے اظہارات ان گنت ہیں۔ ایک بہت ہی نمایاں مثال کیتھڈرل کی ہے جو شہر کے مصروف ترین حصے میں ۱۹۶۸ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔

یہ علاقہ ابا رویس کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کیتھڈرل سینٹ مرقس کے ۱۹سو سالہ یوم

شہادت کی تقریب کے طور پر تعمیر کیا گیا ہے۔آج اس میں سینٹ مرقس کے تبرکات محفوظ ہیں جو اس موقع کے لیے ویٹی کن سے حاصل کیے گئے تھے۔کوئی ہزار سال پہلے وینس کے کشتی رانوں کا ایک گروہ یہ آثار اسکندریہ سے باہر لے گیا تھا۔سینٹ مرقس کے مقدس تبرکات اُن کے نام پر بننے والے کیتھڈرل کے نیچے ایک کشادہ تہہ خانے میں محفوظ ہیں۔سینٹ مرقس ہی تھے جو مسیحیت کا پیغام مصر میں لائے تھے،اور وہی مصر کے قومی قبطی چرچ کے بانی تھے۔